



JOURNAL PROFILE

Noor-e-Tahqeeq is a quarterly, HEC “Y” Category research journal of Lahore Garrison University, publishing peer-reviewed studies in Urdu language and literature since 2017. It provides a credible platform for original research and contemporary criticism.

CONTACT

Dr Muhammad Haroon Qadir
Editor, Noor e Tahqeeq
Department of Urdu
Lahore Garrison University,
Lahore, 0303-3330345

Email

lgunt@lgu.edu.pk

Website

<https://ojs.lgu.edu.pk/nooretahqeeq>

ISSUE DETAILS

Volume 9, No 03
July to September 2025
Page No: -

DOI

<https://doi.org/10.54692/nooretahqeeq.2025.09032383>

HISTORY OF THE PAPER

Received on: June 02, 2025
Accepted on: July 15, 2025
Published on: Sept 28, 2025

PUBLISHED BY

Department of Urdu,
Lahore Garrison University
DHA Phase 6, Sector C,
Avenue 4, Lahore

TITLE OF THE PAPER

Urdu and Sindhi Linguistic Relations: An
Idiomatic Perspective

اردو اور سندھی کے لسانی تعلقات: محاوراتی اظہار کے تناظر میں

AUTHOR

Dr Shazra Hussain

Associate Professor, Department of Urdu,
University of Sindh, Jamshoro

ABSTRACT

This research investigates the linguistic relationship between Urdu and Sindhi through the lens of idiomatic expressions. Both languages share profound historical, cultural, and geographical ties, which are vividly mirrored in their idioms. Idioms, beyond their function as linguistic tools, serve as repositories of collective cultural memory and intellectual heritage. The study documents 200 idioms that are either identical or highly comparable in lexical form and semantic content across the two languages. These shared idiomatic structures illustrate a deep sense of linguistic harmony, cultural interconnectedness, and reciprocal influence between Urdu and Sindhi. The findings affirm the existence of a strong interlingual bond, expressed through a common idiomatic tradition, thereby highlighting the intricate interplay of language, culture, and society. This research makes a significant contribution to comparative linguistics and sociolinguistics by scientifically mapping the depth of this interlingual affinity.

KEY WORDS

Urdu, Sindhi, Lexical and Semantic Parallels, Interlingual Influence, Cultural Interconnection, Comparative Linguistics, Sociolinguistics



اردو اور سندھی کے لسانی تعلقات: محاوراتی اظہار کے تناظر میں

لفظ محاورۃً اسم ہے۔ اس کا مادہ ح، و، رہے اور محاورۃً مصدر ہے۔ تَحَاوَرَ الْقَوْمُ کے معنی ہیں ایک دوسرے سے بات کرنا، جیسا کہ پارہ ۱۸ کی پہلی آیت ہے وَاللّٰهُ لَيَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا (ترجمہ) اور خدا تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا۔ حَاوَرْتُهُ کے معنی ہیں: راجعۃ الکلام۔ یعنی میں نے اسے بات کا جواب دیا۔ (۱) عربی میں اس لفظ کے معنی و مفہام گفتگو کرنا، جواب دینا، سوال و جواب کرنا کے ہیں۔ (۲) اس لیے اردو کی بیش تر لغات میں محاورہ کے لفظی معنی و مفہام میں سے ایک مفہوم ہم کلامی، باہمی گفتگو، بول چال، بات چیت، سوال جواب بھی ہے۔ (۳) حالی ”مقدمہ شعر و شاعری“ میں محاورہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

”محاورہ، لغت میں مطلقاً بات چیت کرنے کو کہتے ہیں۔ خواہ وہ بات چیت اہل زبان کے روزمرہ کے موافق ہو خواہ مخالف۔ لیکن اصطلاح میں خاص اہل زبان کے روزمرہ یا بول چال یا اسلوب بیان کا نام محاورہ ہے۔ پس ضرور ہے کہ محاورہ تقریباً ہمیشہ دو یا دو سے زیادہ الفاظ میں پایا جائے..... یہ بھی ضرور ہے کہ وہ ترکیب جس پر محاورے کا اطلاق کیا جائے، قیاسی نہ ہو، بلکہ معلوم ہو کہ اہل زبان اس کو اسی طرح استعمال کرتے ہیں..... محاورے کا اطلاق خاص کر ان افعال پر کیا جاتا ہے جو کسی اسم کے ساتھ مل کر اپنی حقیقی معنوں میں نہیں بلکہ مجازی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔“ (۴)

محاورے کی چند بنیادی خصوصیات ہیں جو اسے عام ترکیب یا جملے سے ممتاز کرتی ہیں۔ اول یہ کہ محاورہ ہمیشہ دو یا دو سے زیادہ الفاظ پر مشتمل ہوتا ہے، یک لفظی نہیں ہوتا۔ دوم یہ کہ اس میں الفاظ اپنے لغوی یا حقیقی معنوں کے بجائے مجازی معنوں میں استعمال کیے جاتے ہیں، اس طرح محاورہ زبان کو اظہار میں ندرت اور گہرائی بخشتا ہے۔ سوم یہ کہ محاورے کے الفاظ کی ترتیب وہی ہوتی ہے جو اہل زبان کی روزمرہ بول چال میں رائج ہے؛ اگر اس ترتیب میں تبدیلی کر دی جائے تو وہ محاورہ اپنی اصل صورت اور فصاحت کھو دیتا ہے۔ چہاں یہ کہ محاورہ بالعموم اسم اور فعل پر مشتمل ہوتا ہے، یعنی اس کی ساخت میں فعل اپنی حقیقی معنویت سے ہٹ کر مجازی دلالت پیدا کرتا ہے۔ یہی وہ عناصر ہیں جو محاورے کو زبان کا ایک خاص اور تخلیقی اسلوب بناتے ہیں۔ نور الحسن نیر نے ”نور اللغات“ میں لفظ ”محاورہ“ کا اندراج کرنے کے بجائے لفظ ”محاورات“ درج کیا ہے جس کی وضاحت میں لکھا ہے کہ ”محاورہ کی جمع۔ محاورہ (ع محاورت)۔ مذکر، کسی خاص گروہ کا بول چال، دیکھو بول چال کا فٹ نوٹ۔ (۵) بول چال کے فٹ نوٹ نمبر ۲ پر محاورہ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”جب ایک یا کئی لفظ مصدر سے مل کر حقیقی معنی سے متجاوز ہو کر کچھ اور معانی دیں اس کو محاورہ کہتے ہیں مثلاً آگ پانی میں لگانا یعنی مزاج کو بھڑکا دینا۔ جہاں لڑائی نہ



ہوتی ہو وہاں لڑائی کرادینا۔ شرارت کرنا، فتنہ اٹھانا، محاورے میں مصدر کے جملہ مشتقات استعمال ہوتے ہیں لیکن اصل محاورے میں کسی قسم کے تصرف کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ مثلاً بجائے ”سر سہرا ہنا“ کے ”سر پر سہرا ہنا“ نہیں کہیں گے۔“ (۶)

مندرجہ بالا وضاحت سے یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ جب ایک یا ایک سے زیادہ الفاظ مصدر کے ساتھ مل کر اپنے حقیقی معنی سے ہٹ کر مجازی معنی ادا کریں تو وہ ترکیب محاورہ کہلائے گی۔ اگرچہ حالی نے اپنی تعریف میں مصدر کا ذکر نہیں کیا، لیکن نور الحسن نیر نے صراحت کے ساتھ محاورے کی وضاحت میں مصدر کو شامل کیا ہے۔ مزید یہ کہ حالی کی دی ہوئی مثالوں میں بھی مصدر کی علامت ”نا“ موجود ہے جو محاوراتی ساخت کی بنیادی پہچان ہے۔ اس کے ساتھ یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ محاورے کی ترتیب اہل زبان کے طے شدہ انداز کے مطابق ہوتی ہے اور اس میں رد و بدل ممکن نہیں؛ اگر ترتیب میں تبدیلی کی جائے تو وہ ترکیب اپنی محاوراتی حیثیت کھو دیتی ہے اور خلاف فصاحت شمار ہوتی ہے۔ ماہر لسانیات سید قدرت نقوی روزمرہ اور محاورے میں فرق کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”اگر الفاظ اپنے لغوی معنی میں مستعمل ہوں اور ترتیب و ترکیب اہل زبان کے استعمال کے مطابق ہو تو اس کو اصطلاحاً روزمرہ کہا جاتا ہے اور اگر مجازی معنوں میں مستعمل ہو تو محاورہ۔ گویا محاورے میں بنیادی بات یہی ہے کہ اس کے الفاظ اہل زبان کی ترتیب و ترکیب کے مطابق مجازی معنی میں استعمال کیے گئے ہوں۔“ (۷)

اس اقتباس سے محاورے کی بعض نمایاں خصوصیات سامنے آتی ہیں۔ اول یہ کہ محاورے میں استعمال ہونے والے الفاظ اپنے حقیقی یا لغوی معنوں میں نہیں بلکہ ہمیشہ مجازی معنوں میں برتے جاتے ہیں، جس کے نتیجے میں زبان کو معنوی وسعت اور اظہار میں فنی لطافت حاصل ہوتی ہے۔ دوم یہ کہ محاورے کی ترتیب وہی ہوتی ہے جو اہل زبان کی روزمرہ بول چال میں رائج ہے، اس لیے اس کے الفاظ میں تقدیم و تاخیر یا رد و بدل زبان کی فصاحت کے منافی تصور کیا جاتا ہے۔ یہی دونوں عناصر مل کر محاورے کو زبان کا ایک مخصوص اور معیاری اسلوب بناتے ہیں۔ ڈاکٹر شوکت سبزواری محاورے کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”محاورے کا اطلاق دو یا دو سے زیادہ الفاظ پر ہوتا ہے..... اسم و فعل کے مرکب کا نام محاورہ ہے بشرطیکہ فعل اپنے اصلی معنوں میں نہ ہو۔ ”نقل اُتارنا“ محاورہ ہے۔ اس میں اُتارنا کے اصلی معنی مراد نہیں..... محاورے کی بنیاد دو چیزوں پر ہے اولاً محاورہ اسم و فعل کا مرکب ہو گا جو دو اسموں سے ترتیب پائے یا ایک اسم اور



ایک حرف سے اسے اصطلاح میں محاورہ نہیں کہتے..... دوسرے محاورہ کبھی حقیقی

معنوں میں استعمال نہیں ہوتا۔“ (۸)

ڈاکٹر یونس اگا سکر کے مطابق:

”محاورہ الفاظ کے ایسے مجموعے کو کہتے ہیں جس سے لغوی معنی کے بجائے ایک قرار یافتہ معنی نکلتے ہیں۔ محاورہ میں عموماً علامت مصدر ”نا“ لگتی ہے جیسے آب آب ہونا، دل ٹوٹنا، خوشی سے پھولے نہ سہانا۔ محاورہ جب جملے میں استعمال ہوتا ہے تو علامت مصدر ”نا“ کی جگہ فعل کی وہ صورت آتی ہے جو گرامر کے اعتبار سے موزوں ہوتی ہے جیسے دل ٹوٹ گیا، دل ٹوٹ جاتے ہیں، دل ٹوٹ جائے گا وغیرہ

گویا محاورہ گرامر کی پابندی کرتا ہے۔“ (۹)

ڈاکٹر یونس اگا سکر نے اپنی وضاحت میں اس امر کا ذکر کیا ہے کہ محاورے میں عموماً علامت مصدر ”نا“ پائی جاتی ہے، لیکن درحقیقت یہ علامت صرف عمومی نہیں بلکہ لازمی حیثیت رکھتی ہے۔ اس تعریف کی روشنی میں چند بنیادی نکات سامنے آتے ہیں۔ اول یہ کہ محاورہ ہمیشہ کم از کم دو الفاظ پر مشتمل ہوتا ہے، لہذا ایک لفظی محاورہ ممکن نہیں۔ دوم یہ کہ محاورے میں الفاظ اپنے حقیقی یا لغوی معنوں کے بجائے صرف اور صرف مجازی معنوں میں برتے جاتے ہیں، یہی اس کی اصل روح ہے۔ سوم یہ کہ محاورے میں مصدر کی علامت ”نا“ لازمی طور پر موجود ہوتی ہے، البتہ یہ علامت جملے کے قواعدی تقاضوں کے مطابق مختلف صورتوں میں تبدیل ہو سکتی ہے، مثلاً دل ٹوٹنا کی جگہ دل ٹوٹ گیا، دل ٹوٹے ہیں، دل ٹوٹ جائے گا وغیرہ۔ یوں یہ قواعدی لچک محاورے کو زبان کے اندر سیاق و سباق کے مطابق جذب کر دیتی ہے۔ ڈاکٹر مسعود حسن خاں اپنے مضمون ”اردو محاورے“ میں لکھتے ہیں:

”اردو زبان ایک ریختہ ہونے کی حیثیت سے محاوروں سے مالا مال ہے۔“ محاورہ“

کے لغوی معنی باہم کلام کرنا ہے لیکن اس کی اصطلاحی تعریف ہمارے جملہ لغت نگاروں نے اس طرح کی ہے ”کلمہ یا کلام جیسے ثقات نے لغوی معنی کی مناسبت یا غیر مناسبت سے کسی خاص معنی کے لیے مخصوص کر لیا ہو (آصفیہ تا مہذب اللغات)..... محاورہ تراشی ایک ایسا لسانی عمل ہے جو انسانی ذہن معنیاتی توسیع کے لیے زبان پر کرتا ہے..... محاورہ، محاورہ اس وقت بنتا ہے جب اہل زبان اس پر اپنی قبولیت کا ٹھپہ لگا دیتے ہیں کچھ محاورے مقامی ہوتے ہیں کچھ کا تعلق زنان خانے سے ہوتا ہے، کچھ بازاری ہوتے ہیں اسی لیے ابتدائی تعریف میں ”ثقات“

کی قبولیابی شرط ہے۔“ (۱۰)



مندرجہ بالا تعریف سے چند نہایت اہم نکات سامنے آتے ہیں۔ اول یہ کہ محاورے سے صرف وہی مجازی معنی مراد لیے جاتے ہیں جن میں ”ثقافت“ یا معتبر اہل زبان اسے استعمال کرتے ہیں؛ محاورے کے معانی فرد واحد کی ذاتی تاویلات پر مبنی نہیں ہوتے بلکہ یہ اہل زبان کی اجتماعی روایت سے طے پاتے ہیں۔ دوم یہ کہ محاورہ زبان میں معنیاتی توسیع (semantic extension) کا ایک اہم ذریعہ ہے، جو الفاظ کو ان کے لغوی دائرے سے نکال کر ایک نئے اور با محاورہ مفہوم میں ڈھال دیتا ہے۔ سوم یہ کہ کسی ترکیب کے محاورہ بننے کے لیے اہل زبان کی قبولیت بنیادی شرط ہے؛ جب تک اسے زبان کے معتبر صارفین کی سند قبولیت حاصل نہ ہو، وہ ترکیب محاورے کی حیثیت اختیار نہیں کر سکتی۔ محاورے کی ترتیب بہت اہمیت کی حامل ہے اسے بدلا نہیں جاسکتا، اگر بدل دیں تو خلاف فصاحت اور ایک غلطی تسلیم کی جاتی ہے (۱۱)۔ پنڈت برج موہن دتا ترکیبی لکھتے ہیں:

”محاورہ کسی قسم کے تصرف یعنی کمی بیشی یا تغیر کی مداخلت کو برداشت نہیں کرتا۔ محاورہ جوں کا توں اور قطعاً مناسب محل پر استعمال ہونا چاہیے..... محاورہ اپنے تعینات اور معنی میں مکمل ہوتا ہے اور اس میں کسی قسم کی مداخلت ناجائز ہے۔“ (۱۲)

اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ محاورے کی ترتیب اور معنی طے شدہ ہیں۔ ان میں رد و بدل نہیں کیا جاسکتا جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ یہ دونوں امور اہل زبان کے استعمال سے مشروط ہیں۔ محاورے کی نزاکت اور دقت اس جہت سے ہے کہ محاورہ دو معنی کا احتمال رکھتا ہے، ایک معنی حقیقی یا معنی قریب جسے ہر وہ شخص بہ آسانی سمجھ سکتا ہے جو اس زبان سے تھوڑی بہت واقفیت رکھتا ہو لیکن محاورے کا مقصود یہ معنی نہیں ہوتے۔ دوسرا محاورے کا معنی مجازی یا معنی بعید، جو درحقیقت اس محاورے کا اصل مقصود ہوتا ہے:

”محاورے کے معنی حقیقی اور معنی مجازی کو ایک باریک ڈور مربوط کرتی ہے جو ان دونوں کے درمیان ایک قدر مشترک کو جنم دیتی ہے۔ محاورے کے استعمال کی باریکی اور دقت اسی میں پوشیدہ ہے اس لیے کہ محاورے کے استعمال میں ذرا سی غلطی محاورے کے معنی کو کبھی کبھی سر تا پا بدل کر رکھ دیتی ہے اور جس اسلوب کو قوی اور خوب صورت بنانے کے لیے ہم محاورے کو لائے تھے وہ اس غلطی سے مضبوط ہونے کے بجائے اور کمزور ہو جاتا ہے۔“ (۱۳)

مندرجہ بالا تمام تعریفات کے مطالعے کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اصطلاحی طور پر محاورہ کم از کم دو یا دو سے زیادہ الفاظ پر مشتمل ایک ایسا مرکب ہے جو عموماً اسم اور مصدر پر قائم ہوتا ہے۔ اس مرکب کی ترتیب اہل زبان کی طے شدہ بول چال کے مطابق ہوتی ہے اور اس سے ہمیشہ حقیقی نہیں بلکہ مجازی معنی مراد لیے جاتے ہیں۔ اس تناظر میں چند بنیادی



خصوصیات سامنے آتی ہیں۔ اول یہ کہ محاورہ کبھی ایک لفظی نہیں ہو سکتا، کیوں کہ اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ الفاظ کا مجموعہ ہو۔ دوم یہ کہ محاورے میں اسم اور مصدر کا آنا لازمی ہے، اسی امتزاج سے محاوراتی ترکیب وجود میں آتی ہے۔ سوم یہ کہ محاورے کا مقصد مجازی معنی پیدا کرنا ہے، اس کے بغیر کوئی ترکیب محاورہ نہیں کہلا سکتی۔ چہاں یہ کہ محاورے کی ترتیب کو بدلنا ممکن نہیں، اگر اس میں رد و بدل کر دیا جائے تو وہ خلاف فصاحت قرار پاتا ہے، البتہ مصدر کی علامت ”نا“ سیاق و سباق کے مطابق مختلف فعلی صورتوں میں ڈھل سکتی ہے۔ پنجم یہ کہ محاورہ محض الگ تھلگ جملہ نہیں بلکہ عبارت کا حصہ بن کر اس میں اس طرح جذب ہوتا ہے کہ اس کی معنوی تاثیر پورے اسلوب کو جلا بخشتی ہے۔

محاوروں کی تخلیق میں تمام افراد کا حصہ ہوتا ہے۔ یہ تخلیقی عمل غیر محسوس طور پر جاری و ساری رہتا ہے۔ ابتدا میں محاورے کا حلقہ رواج محدود ہوتا ہے، آہستہ آہستہ مقبولیت کے مدارج طے کرتا ہے جس محاورے کو قبولیت عامہ کی سند حاصل ہوتی ہے وہ زبان زد خاص و عام ہوتا ہے اور زبان کا حصہ بن جاتا ہے بقول قدرت نقوی:

”محاوروں کی تخلیق میں تمام افراد کا حصہ ہوتا ہے۔ البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ بعض محاورے بعض طبقات سے متعلق ہونے کی وجہ سے ممکن ہے کہ متعلقہ طبقہ کی پیداوار ہوں لیکن ایسا ہونا حتمی و لازمی نہیں ہے۔ یہ عمل ایسا ہے کہ جسے کرنے کا حق ہر فرد کو حاصل ہے مگر سند رواج عام اور مقبولیت ہی سے ملتی ہے۔“ (۱۴)

محاورے اجتماعی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں اور زندگی کی کسی نہ کسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ ان میں سماج کے تجربات، تصورات اور تاثرات پوشیدہ ہوتے ہیں اسی لیے وہ اجتماعی تجربے کے عکاس ہوتے ہیں۔ جس طرح زندگی گونا گوں حالات اور رنگارنگ واقعات کے مجموعے سے تعمیر ہوتی ہے اسی طرح محاورات کا عالم ہے کہ وہ بھی زندگی کے ہر موڑ کی عکاسی کرتے نظر آتے ہیں۔ (۱۵) بقول محمد حسن عسکری:

”محاورہ فرد کو معاشرے میں گھلا دیتا ہے۔ تخصیص میں تعلیم اور تعلیم میں تخصیص پیدا کرتا ہے۔ محاورہ ہمیں بتاتا ہے کہ فرد کے ایک تجربے کو اس کے دوسرے تجربوں سے، فرد کے تجربے کو سماج کے تجربے سے الگ نہیں کیا جاسکتا.... چوں کہ محاورہ فرد کو کھینچ کے پھر اجتماعی زندگی میں واپس لے آتا ہے اس لیے اسی وقت استعمال ہوتا ہے جب فرد اپنے معاشرے سے تعلق برقرار رکھنا چاہے یعنی محاورہ ایک مربوط اور منضبط معاشرے کی پیداوار ہے۔“ (۱۶)

محاوروں کا تخلیقی عمل ہر زندہ زبان میں غیر محسوس طور پر جاری و ساری رہتا ہے۔ نیز دیگر زبانوں کے محاورے ترجمے کے ذریعے زبان میں داخل ہوتے رہتے ہیں۔ وہی محاورے قبول عام حاصل کرتے ہیں جو زبان کے مزاج کے مطابق ہوتے ہیں۔ مختلف زبانوں میں پائے جانے والے مشترک محاورے مشابہات و تجربات میں ہم آہنگی کو بھی ظاہر کرتے ہیں۔



اردو اور سندھی کے لسانی روابط کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں زبانوں میں مشترک محاورات کا وسیع ذخیرہ ہے۔ مختلف زبانوں کے محاورات میں لفظی اور معنوی ہم آہنگی کا مطالعہ دل چسپ موضوع ہے۔ اس سے زبانوں کے باہمی تعلق نیز ایک زبان کے دوسری زبان پر اثرات کا بھی مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ محاوروں کا تعلق یقیناً کسی خاص خطے، زبان سے ہوتا ہے جیسے لنگا ڈھانا، بیڑا اٹھانا، پانی پانی ہونا، ہاتھ مانگنا، کشتیاں جلانا، کف افسوس ملنا، بھینس کے آگے بین بجانا، ہوا اکھڑنا وغیرہ چوں کہ محاوروں میں زندگی کے ایسے حقائق، تجربات، مشاہدات ہوتے ہیں جو ہر خطے کے لوگوں کے لیے قابل قبول ہوتے ہیں اس لیے دنیا کی مختلف زبانوں میں ایسے محاورے ملتے ہیں جن میں لفظی و معنوی مناسبت پائی جاتی ہے۔ اردو اور سندھی میں بھی بہت سارے محاورے مماثل یا منہوم میں قریب تر ہیں۔ ذیل میں اردو، سندھی میں لسانی اشتراک کا ایک پہلو محاوروں کے ذریعے پیش کیا جاتا ہے جو لفظی و معنوی طور پر بالکل یکساں ہیں۔

- ۱۔ آب داتھو بند کرٹ (۱۷)
- آب ودانہ بند کرنا۔ (۱۸)
- ۲۔ آبرو بوڑٹ (جامع سنڈی لغات، جلد ۱، ص ۲۱)
- آبرو ڈوونا (اردو لغت: جلد ۲، ص ۴۰)
- ۳۔ آبرو تی پاٹی قیرٹ (جامع سنڈی لغات، جلد ۱، ص ۱۱)
- آبرو پر پانی پھیرنا (اردو لغت: جلد ۲، ص ۳۸)
- ۴۔ آبرو ٹکی جی ٹیٹ (جامع سنڈی لغات، جلد ۱، ص ۲۲)
- آبرو ٹکے کی ہو جانا (اردو لغت: جلد ۲، ص ۳۹)
- ۵۔ آبرو خاک ٹیٹ (جامع سنڈی لغات، جلد ۱، ص ۲۲)
- آبرو خاک ہونا (اردو لغت: جلد ۲، ص ۳۹)
- ۶۔ آبرو رکٹ (جامع سنڈی لغات، جلد ۱، ص ۲۲)
- آبرو رکھنا (اردو لغت: جلد ۲، ص ۴۰)
- ۷۔ آپی کان نکرٹ (جامع سنڈی لغات، جلد ۱، ص ۳۳)
- آپے سے نکنا (اردو لغت: جلد ۲، ص ۷۱)
- ۸۔ آپی م اچٹ (جامع سنڈی لغات، جلد ۱، ص ۳۳)
- آپے میں آنا (اردو لغت: جلد ۲، ص ۷۲)
- ۹۔ آخرت و جائٹ (جامع سنڈی لغات، جلد ۱، ص ۴۰)
- آخرت بگاڑنا (اردو لغت: جلد ۲، ص ۱۱۱)



- ۱۰۔ آرام اچٹ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۶۹)
آرام آنا (اردولغت: جلد ۲، ص ۱۴۱)
- ۱۱۔ آرام قنٹ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۶۹)
آرام اڙنا (اردولغت: جلد ۲، ص ۱۴۱)
- ۱۲۔ آرزو پوري ٿيڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۵۱)
آرزو پوري هونا (اردولغت: جلد ۲، ص ۱۵۳)
- ۱۳۔ آزار پهچائڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۵۴)
آزار پهچائڻا (اردولغت: جلد ۲، ص ۱۷۸)
- ۱۴۔ آسرو رکڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۶۰)
آسرا رکھڻا (اردولغت: جلد ۲، ص ۱۹۷)
- ۱۵۔ آسمان تي پهچڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۶۰)
آسمان پر پهچڻا (اردولغت: جلد ۲، ص ۱۹۹)
- ۱۶۔ آسمان زمين جا قلابا ملائڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۶۰)
زمين اور آسمان کے قلابے ملانا (اردولغت: جلد ۲، ص ۲۰۴)
- ۱۷۔ آسمان زمين هڪ ڪرڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۶۰)
آسمان اور زمين ايڪ ڪرڻا (اردولغت: جلد ۲، ص ۱۹۸)
- ۱۸۔ آسمان سان ڳالهيون ڪرڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۶۱)
آسمان سے باتين ڪرنا (اردولغت: جلد ۲، ص ۲۰۵)
- ۱۹۔ آسمان سر تي کڻڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۶۱)
آسمان سر پر اُٿھڻا (اردولغت: جلد ۲، ص ۲۰۴)
- ۲۰۔ آسمان مان تارا لاهڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۶۱)
آسمان سے تارے اُتارنا (اردولغت: جلد ۲، ص ۲۰۵)
- ۲۱۔ آسمان ۾ اڳڙي تنگڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۶۱)
آسمان میں تھڳڻي لگانا (اردولغت: جلد ۲، ص ۲۰۵)
- ۲۲۔ آفت برپا ڪرڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۶۳)
آفت برپا ڪرنا (اردولغت: جلد ۲، ص ۲۳۶)



- ۲۳۔ آفت اچٹ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۶۴)
آفت آنا (اردولغت: جلد ۲، ص ۲۳۶)
- ۲۴۔ آڳي اچٹ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۷۲)
آگے آنا (اردولغت: جلد ۲، ص ۲۷۵)
- ۲۵۔ آندا سڪڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۷۹)
آنتيں سوکھنا (اردولغت: جلد ۲، ص ۳۲۲)
- ۲۶۔ آندا منهن اچٹ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۷۹)
آنتيں منهن کو آنا (اردولغت: جلد ۲، ص ۳۲۲)
- ۲۷۔ آواز اٿارڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۸۳)
آواز اُٿانا (اردولغت: جلد ۲، ص ۴۲۹)
- ۲۸۔ آواز ويهي وڃڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۸۳)
آواز بيٺهنا (اردولغت: جلد ۲، ص ۴۳۱)
- ۲۹۔ آه نڪرڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۸۵)
آه نکلنا (اردولغت: جلد ۲، ص ۴۳۶)
- ۳۰۔ آئينو ڏيکارڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۸۹)
آئينو دکھانا (اردولغت: جلد ۲، ص ۴۶۸)
- ۳۱۔ آئي وئي ڪري چڏڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۸۹)
آيا گيا کرنا (اردولغت: جلد ۲، ص ۴۷۴)
- ۳۲۔ آڱريون ڏندن هيٺ اچڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۷۴)
انگلي دانتوں کے نیچے دابنا (۱۹)
- ۳۳۔ آڱرين تي نچائڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۷۳)
انگليون پر نچانا (اردولغت: جلد ۱، ص ۹۸۶)
- ۳۴۔ آڱر کڻڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۷۳)
انگلي اُٿانا (اردولغت: جلد ۱، ص ۹۸۴)
- ۳۵۔ ابتي پئي پڙهائڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۹۱)
الٹی پٹی پڑھانا (اردولغت: جلد ۱، ص ۷۵۲)



- ۳۶۔ ابتي كاتي سان كهڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۹۱)
الڻي چھريءَ سان ڪرنا (اردولغت: جلد ۱، ص ۷۵۳)
- ۳۷۔ اڄ ڪله ڪرڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۱۲۸)
آڄ ڪل ڪرنا (اردولغت: جلد ۲، ص ۱۰۲)
- ۳۸۔ اڪ اڙڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۱۹۳)
آنڪھ اڙنا (اردولغت: جلد ۲، ص ۳۴۲)
- ۳۹۔ اڪ پرجڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۱۹۵)
آنڪھ بھر آنا (اردولغت: جلد ۲، ص ۳۴۶)
- ۴۰۔ اڪ تي پردو پوڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۱۹۵)
آنڪھ پر پردو پڙنا (اردولغت: جلد ۲، ص ۳۴۸)
- ۴۱۔ اڪ ڦيرڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۱۹۵)
آنڪھ پھيرنا (اردولغت: جلد ۲، ص ۳۵۰)
- ۴۲۔ اڪ ڪرڙي ڪرڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۱۹۵)
آنڪھ ڪرڙي ڪرنا (اردولغت: جلد ۲، ص ۳۷۲)
- ۴۳۔ اڪ ڪڍي نه ڏسڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۱۹۶)
آنڪھ اُٿا ڪر نه ڏيکھنا (اردولغت: جلد ۲، ص ۳۴۱)
- ۴۴۔ اڪين تي پردو پوڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۱۹۶)
آنڪھوں پر پردو پڙنا (اردولغت: جلد ۲، ص ۳۸۲)
- ۴۵۔ اڪين تي رات ڪاٽڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۱۹۴)
آنڪھوں ميں رات ڪاٽنا (اردولغت: جلد ۲، ص ۳۸۱)
- ۴۶۔ اڪين تي ويهارڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۱۹۴)
آنڪھوں پر بڙھانا (اردولغت: جلد ۲، ص ۳۸۱)
- ۴۷۔ اڪين ۾ ٽوڙ وجهڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۱۹۴)
آنڪھوں ميں خاڪ ڏالنا (اردولغت: جلد ۲، ص ۳۹۶)
- ۴۸۔ اڪين ۾ ڪنڊو ٿيڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۱۹۸)
آنڪھوں ميں خار هونا (اردولغت: جلد ۲، ص ۳۹۵)



- ۴۹۔ اکیون تڈیون ٹیٹ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۱۹۸)
آنکھیں ٹھنڈی ہونا (اردو لغت: جلد ۲، ص ۴۰۸)
- ۵۰۔ اکیون چت سان لڳڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۱۹۸)
آنکھیں چھت سے لگنا (اردو لغت: جلد ۲، ص ۴۱۲)
- ۵۱۔ اکیون قانٹ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۱۹۹)
آنکھیں پھٹنا (اردو لغت: جلد ۲، ص ۴۰۶)
- ۵۲۔ اکیون قیرائٹ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۱۹۹)
آنکھیں پلٹنا (اردو لغت: جلد ۲، ص ۴۰۵)
- ۵۳۔ اکیون وچائٹ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۱۹۹)
آنکھیں بچھانا (اردو لغت: جلد ۲، ص ۴۰۳)
- ۵۴۔ اوسان خطا ٹیٹ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۲۵۲)
اوسان خطا ہونا (اردو لغت: جلد ۱، ص ۱۰۴۵)
- ۵۵۔ ایمان وکٹٹ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۲۴۵)
ایمان بیچنا (اردو لغت: جلد ۱، ص ۱۱۵۷)
- ۵۶۔ بار لھٹ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۲۸۳)
بار اترنا (اردو لغت: جلد ۲، ص ۶۰۱)
- ۵۷۔ باز اچٹ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۲۸۳)
باز آنا (اردو لغت: جلد ۲، ص ۶۲۶)
- ۵۸۔ بازار تیز ٹیٹ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۲۸۵)
بازار تیز ہونا (اردو لغت: جلد ۲، ص ۶۴۲)
- ۵۹۔ بازار تڈي ٹیٹ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۲۸۵)
بازار ٹھنڈا ہونا (اردو لغت: جلد ۲، ص ۶۴۲)
- ۶۰۔ بازار جي اگھ تي موجڙا کائٹ (۲۰)
بازار کے بھاؤ پٹنا (اردو لغت: جلد ۲، ص ۶۴۴)
- ۶۱۔ بازار چڙھڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۲۸۵)
بازار چڙھنا (اردو لغت: جلد ۲، ص ۶۴۲)



- ۶۲۔ بازار لہٹ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۲۸۵)
بازار اترنا (اردو لغت: جلد ۲، ص ۶۴۱)
- ۶۳۔ بازار ماپڻ يا ڪڇڻ (سنڌي اصطلاح، ص ۱۰۱)
بازار ناپنا (اردو لغت: جلد ۲، ص ۶۴۲)
- ۶۴۔ بازي ڪٽڻ (سنڌي اصطلاح، ص ۱۰۲)
بازي جيتنا (اردو لغت: جلد ۲، ص ۶۵۳)
- ۶۵۔ بازي ڪٽڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۲۸۵)
بازي اُٿڻا (اردو لغت: جلد ۲، ص ۶۵۲)
- ۶۶۔ بازي لڳائڻ (سنڌي اصطلاح، ص ۱۰۲)
بازي لڳانا (اردو لغت: جلد ۲، ص ۶۵۵)
- ۶۷۔ باه تي تيل هارڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۲۹۲)
آگ پر تيل ڏانا (اردو لغت: جلد ۲، ص ۲۵۸)
- ۶۸۔ باه پڙڪائڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۲۹۲)
آگ بھڙڪانا (اردو لغت: جلد ۲، ص ۲۵۷)
- ۶۹۔ باھ ۾ ٽپو ڏيڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۲۹۲)
آگ ميں کودنا (اردو لغت: جلد ۲، ص ۲۶۸)
- ۷۰۔ باه وسڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۲۹۲)
آگ برسنا (اردو لغت: جلد ۲، ص ۲۵۶)
- ۷۱۔ بخت جاڳڻ (۲۱)
بخت جاڳنا (اردو لغت: جلد ۲، ص ۸۶۴)
- ۷۲۔ بغل وچائڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۱، ص ۳۲۵)
بغل بجانا (اردو لغت: جلد ۲، ص ۱۱۷۳)
- ۷۳۔ بلا سر تان ٽارڻ (مفصل سنڌي لغت، جلد ۲، ص ۶۸۵)
بلا سر سے ٽالنا (اردو لغت: جلد ۲، ص ۱۲۳۶)
- ۷۴۔ بلا سر تي اچڻ (مفصل سنڌي لغت، جلد ۲، ص ۶۸۵)
بلا سر پر آنا (اردو لغت: جلد ۲، ص ۱۲۳۶)



- ۷۵۔ ٹکر کائن (۲۲)
ٹکر کھانا (۲۳)
- ۷۶۔ پاٹی پاٹی ٹیٹ (جامع سنڌي لغات، جلد ۲، ص ۱۸۹)
پانی پانی ہونا (۲۴)
- ۷۷۔ پردو رکٹ (جامع سنڌي لغات، جلد ۲، ص ۲۱۶)
پردہ رکھنا (اردو لغت: جلد ۳، ص ۸۵۱)
- ۷۸۔ پنجي ۾ قاسٹ (جامع سنڌي لغات، جلد ۲، ص ۲۳۱)
پنچے میں پھنسا (۲۵)
- ۷۹۔ پنهنجو دڳ وٽڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۲، ص ۲۳۳)
اپنا راستہ لینا (اردو لغت: جلد ۱، ص ۸۵)
- ۸۰۔ پنهنجي پاڇي کان پڇڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۲، ص ۲۳۳)
اپنے سايے سے پچنا (اردو لغت: جلد ۱، ص ۱۰۷)
- ۸۱۔ پنهنجي پير تي ڪهاڙو هٿڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۲، ص ۲۳۳)
اپنے پير پر کھاڑی مارنا (اردو لغت: جلد ۱، ص ۱۰۵)
- ۸۲۔ پنهنجي پيرن تي بيھڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۲، ص ۲۳۳)
اپنے پيروں پر کھڑا ہونا (اردو لغت: جلد ۱، ص ۱۰۵)
- ۸۳۔ پيٽ پر جي وڃڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۲، ص ۲۶۲)
پیٹ بھر جانا (اردو لغت: جلد ۴، ص ۴۳۲)
- ۸۴۔ پيٽ ڪٽڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۲، ص ۲۶۳)
پیٹ پٹینا (اردو لغت: جلد ۴، ص ۴۳۶)
- ۸۵۔ پيٽ ۾ ڪوئا ٻوڙڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۲، ص ۲۶۳)
پیٹ میں چوہے دوڑنا (اردو لغت: جلد ۴، ص ۴۳۸)
- ۸۶۔ پير توڻي پٺيڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۲، ص ۲۶۴)
پانودھو کر پینا (اردو لغت: جلد ۳، ص ۴۹۶)
- ۸۷۔ چاٽي تي مڱ ٿرڻ (۲۶)
چھاتی پر مونگ دلنا (۲۷)



- ۸۸۔ چائی نوکٹ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۱۰۵۰)
چھائی ٹھوکننا (اردولغت: جلد ۷، ص ۸۲۰)
- ۸۹۔ دال ڄ ڪارو هجڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۱۱۴۹)
دال میں کالا ہونا (۲۸)
- ۹۰۔ دال نه ڳرڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۱۱۴۹)
دال نه لگنا (اردولغت: جلد ۸، ص ۹۶۴)
- ۹۱۔ دل اٽڪڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۱۲۱۴)
دل اٽڪنا (۲۹)
- ۹۲۔ دل ٻڌڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۱۲۱۸)
دل باندھنا (اردولغت: جلد ۹، ص ۳۲۰)
- ۹۳۔ دل ڀرجڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۱۲۱۸)
دل بھرنا (اردولغت: جلد ۹، ص ۳۲۸)
- ۹۴۔ دل ميري ٿيڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۱۲۲۳)
دل ميلا ہونا (اردولغت: جلد ۹، ص ۴۰۲)
- ۹۵۔ دماغ آسمان تي هڻڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۱۲۳۱)
دماغ آسمان پر ہونا (اردولغت: جلد ۹، ص ۴۹۳)
- ۹۶۔ ڏند پيهڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۱۳۲۸)
دانت پيڻا (اردولغت: جلد ۹، ص ۰۴)
- ۹۷۔ ڏند کٽا ڪرڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۱۳۲۸)
دانت کڻي کرنا (اردولغت: جلد ۹، ص ۰۸)
- ۹۸۔ ڏند کوٽڻ لاءِ ڪڪ نه بچڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۱۳۲۹)
دانت کريدنے کو تکانہ چڻا (اردولغت: جلد ۹، ص ۰۷)
- ۹۹۔ ڏيڍ چانور ڌار رڌڻ (۳۰)
ڏيڙھ چاول الڳ پکائڻا (۳۱)
- ۱۰۰۔ ڏينهن جا تارا ڏيکارڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۱۳۵۹)
دن کو تارے دکھانا (اردولغت: جلد ۹، ص ۵۲۹)



- ۱۰۱۔ ڈینھن رات ھک کرٹ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۱۳۵۹)
دن رات ايک کرنا (اردولغت: جلد ۹، ص ۵۲۶)
- ۱۰۲۔ ڈينهن ڦرڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۱۳۵۹)
دن پھرنا (اردولغت: جلد ۹، ص ۵۲۲)
- ۱۰۳۔ ڈينهن ڳڻڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۱۳۵۹)
دن گننا (اردولغت: جلد ۹، ص ۵۳۰)
- ۱۰۴۔ راج پنگ ٿيڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۱۳۱۰)
راج بھنگ ھونا (اردولغت: جلد ۱۰، ص ۳۶۷)
- ۱۰۵۔ راه تڪڻ (مفصل سنڌي لغت، جلد ۶، ص ۲۲۶۶)
راه تڪنا (اردولغت: جلد ۱۰، ص ۴۵۷)
- ۱۰۶۔ راه تي اچڻ (مفصل سنڌي لغت، جلد ۶، ص ۲۲۶۶)
راه پر آنا (اردولغت: جلد ۱۰، ص ۴۵۵)
- ۱۰۷۔ رخ ڦيرائڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۱۳۳۳)
رُخ پھيرنا (اردولغت: جلد ۱۰، ص ۵۲۸)
- ۱۰۸۔ رخ ڪرڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۱۳۳۳)
رُخ کرنا (اردولغت: جلد ۱۰، ص ۵۲۹)
- ۱۰۹۔ رستو ڏسڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۱۳۳۸)
رسته ڏيکھنا (اردولغت: جلد ۱۰، ص ۵۹۹)
- ۱۱۰۔ رستو وٺڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۱۳۳۸)
رسته ليڻا (اردولغت: جلد ۱۰، ص ۵۹۹)
- ۱۱۱۔ رسي ڀري ڪرڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۱۳۳۹)
رسي ڏھلي کرنا (اردولغت: جلد ۱۰، ص ۶۲۱)
- ۱۱۲۔ رنگ اڏامڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۱۳۵۵)
رنگ اُڏنا (اردولغت: جلد ۱۰، ص ۷۵۱)
- ۱۱۳۔ رنگ ۾ پنگ پوڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۱۳۵۸)
رنگ ميں بھنگ پڙنا (اردولغت: جلد ۱۰، ص ۷۷۶)



- ۱۱۴۔ روپ ڈارٹ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۱۳۶۶)
- روپ دھارنا (اردو لغت: جلد ۱۰، ص ۸۲۳)
- ۱۱۵۔ روزي تي لت هڻڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۱۳۴۳)
- روزي پرلات مارنا (اردو لغت: جلد ۱۰، ص ۸۷۰)
- ۱۱۶۔ ساڀو هجڻ (۳۲)
- ساڀو هونا (۳۳)
- ۱۱۷۔ سبز باغ ڏيکارڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۳۰)
- سبز باغ دکھانا (اردو لغت: جلد ۱۱، ص ۴۲۱)
- ۱۱۸۔ سبق پڙهائڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۳۰)
- سبق پڙهانا (اردو لغت: جلد ۱۱، ص ۴۳۴)
- ۱۱۹۔ ست تي رهڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۳۳)
- ست پر رهنا (اردو لغت: جلد ۱۱، ص ۴۸۰)
- ۱۲۰۔ ست پردن ۾ رکڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۳۳)
- سات پردون ۾ رکھنا (اردو لغت: جلد ۱۱، ص ۲۷۴)
- ۱۲۱۔ ستارو بلند ٿيڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۳۵)
- ستاره بلند هونا (اردو لغت: جلد ۱۱، ص ۴۸۸)
- ۱۲۲۔ ستارو چمڪڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۳۵)
- ستاره چمڪنا (اردو لغت: جلد ۱۱، ص ۴۸۹)
- ۱۲۳۔ سڌ رکڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۵۳)
- سڌه لينا (اردو لغت: جلد ۱۱، ص ۵۸۷)
- ۱۲۴۔ سر تان بلا تارڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۵۶)
- سر سے بلا ٿاڻا (اردو لغت: جلد ۱۱، ص ۶۲۸)
- ۱۲۵۔ سر تي پوڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۵۶)
- سر پر پڙنا (اردو لغت: جلد ۱۱، ص ۶۴۱)
- ۱۲۶۔ سر تي رکڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۵۶)
- سر پر رکھنا (اردو لغت: جلد ۱۱، ص ۶۴۵)



- ۱۲۷۔ سر تي سهرا ٻڌڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۵۶)
سرپر سهرا ٻندھنا (اردولغت: جلد ۱۱، ص ۶۴۶)
- ۱۲۸۔ سر تي سهڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۵۶)
سرپر سهڻا (اردولغت: جلد ۱۱، ص ۶۴۷)
- ۱۲۹۔ سر تي ڪفن ٻڌڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۵۶)
سرپر ڪفن ٻاندھنا (اردولغت: جلد ۱۱، ص ۶۴۸)
- ۱۳۰۔ سر جهڪائڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۵۶)
سر جهڪانا (اردولغت: جلد ۱۱، ص ۶۵۹)
- ۱۳۱۔ سُرسان سُر ملائڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۵۷)
سُر سُر ملانا (اردولغت: جلد ۱۱، ص ۶۹۰)
- ۱۳۲۔ سهارو ڏيڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۱۳۶)
سهارو ڏيڻا (۳۴)
- ۱۳۳۔ سيني تي مڱ ڏرڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۱۵۹)
سيني پر مڱ ڏرڻا (اردولغت: جلد ۱۲، ص ۳۹۶)
- ۱۳۴۔ شامت اچڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۱۶۳)
شامت آڻا (اردولغت: جلد ۱۲، ص ۴۴۳)
- ۱۳۵۔ شڪل کان بيزار ٿيڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۱۷۸)
شڪل سڙ بيزار هونا (اردولغت: جلد ۱۲، ص ۶۵۵)
- ۱۳۶۔ شيطان جا ڪن ڪپڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۱۸۹)
شيطان ڪن کان ڪاٽڻا (اردولغت: جلد ۱۲، ص ۸۱۶)
- ۱۳۷۔ صاف جواب ڏيڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۱۹۳)
صاف جواب ڏيڻا (اردولغت: جلد ۱۲، ص ۸۵۸)
- ۱۳۸۔ صبر اچڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۱۹۳)
صبر آڻا (اردولغت: جلد ۱۲، ص ۸۷۷)
- ۱۳۹۔ ضد ٻڌڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۲۰۵)
ضد ٻاندھنا (۳۵)



- ۱۴۰۔ طوفان کڑو کرٹ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۲۱۶)
طوفان کھڑا کرنا (اردو لغت: جلد ۱۳، ص ۱۹۲)
- ۱۴۱۔ عاجز کرٹ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۲۱۹)
عاجز کرنا (اردو لغت: جلد ۱۳، ص ۲۴۳)
- ۱۴۲۔ عزت ڏيڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۲۲۸)
عزت دينا (اردو لغت: جلد ۱۳، ص ۳۹۲)
- ۱۴۳۔ عزت رکڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۲۲۸)
عزت رکھنا (اردو لغت: جلد ۱۳، ص ۳۹۲)
- ۱۴۴۔ عقل تي پٿر پوڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۲۳۱)
عقل پر پٿر پڙنا (اردو لغت: جلد ۱۳، ص ۴۵۵)
- ۱۴۵۔ عقل تي پردو پوڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۲۳۱)
عقل پر پردو پڙنا (اردو لغت: جلد ۱۳، ص ۴۵۵)
- ۱۴۶۔ عقل جا گھوڙا ڊوڙائڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۲۳۱)
عقل کي گھوڙي ڊوڙائڻا (اردو لغت: جلد ۱۳، ص ۴۶۳)
- ۱۴۷۔ قسمت ڪٽڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۳۰۳)
قسمت کھڻا (۳۶)
- ۱۴۸۔ قيامت مچائڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۳۱۰)
قيامت مچائڻا (اردو لغت: جلد ۱۴، ص ۳۹۸)
- ۱۴۹۔ ڪن پيرڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۳۱۷)
کان بھرنا (اردو لغت: جلد ۱۴، ص ۵۵۷)
- ۱۵۰۔ ڪنن ۾ آڱريون وجهڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۳۲۰)
کان ۾ انگلي دينا (اردو لغت: جلد ۱۴، ص ۵۷۱)
- ۱۵۱۔ ڪنن ۾ ڦوڪ ڏيڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۳۲۰)
کان ۾ پھونڪ دينا (اردو لغت: جلد ۱۴، ص ۵۷۳)
- ۱۵۲۔ ڪنن ۾ ڪپھ وجهڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۳، ص ۳۲۰)



کان میں روئی دینا (اردو لغت: جلد ۱۴، ص ۵۷۵) مندرجہ بالا تینوں محاوروں میں اردو میں کان واحد اور سندھی میں جمع

- ۴
- ۱۵۳۔ کسکی وچٹ (۳۷)
- کھسک جانا (۳۸)
- ۱۵۴۔ کالھ رکٹ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۳۸۱)
- بات رکھنا (اردو لغت: جلد دوم، ص ۵۳۹)
- ۱۵۵۔ کالھ گنڊ پڙڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۳۸۱)
- بات گانڻھ میں باندھنا (اردو لغت: جلد ۲، ص ۵۵۰)
- ۱۵۶۔ گھر ڪرڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۳۲۷)
- گھر کرنا (اردو لغت: جلد ۱۶، ص ۴۵۲)
- ۱۵۷۔ گھر مٿي تي کڻڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۳۲۷)
- گھر سر پر اُٹھانا (۳۹)
- ۱۵۸۔ لاحول پڙهڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۳۵۱)
- لاحول پڙهنا (اردو لغت: جلد ۱۶، ص ۵۷۷)
- ۱۵۹۔ مٿي ٿيڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۶۰۱)
- مٿي هونا (اردو لغت: جلد ۱۷، ص ۴۰۸)
- ۱۶۰۔ مٿي پليٽ ٿيڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۶۰۱)
- مٿي پليڊ هونا (اردو لغت: جلد ۱۷، ص ۴۰۰)
- ۱۶۱۔ مٿي پليٽ ڪرڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۶۰۲)
- مٿي پليڊ کرنا (اردو لغت: جلد ۱۷، ص ۴۰۰)
- ۱۶۲۔ مٺو ڳالهائڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۶۰۵)
- میٹھا بولنا (۴۰)
- ۱۶۳۔ مرچ لڳڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۶۳۳)
- مرچیں لگانا (اردو لغت: جلد ۱۷، ص ۷۷۲)
- ۱۶۴۔ مشڪون پڙڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۶۵۹)
- مشکیں باندھنا (۴۱)



- ۱۶۵۔ مکٹھ مان وار کيٹھ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۶۷۹)
مکھن ميں سے بال نکالنا (اردو لغت: جلد ۱۸، ص ۵۶۶)
- ۱۶۶۔ منتر پڑھڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۶۹۵)
منتر پڙهنا (اردو لغت: جلد ۱۸، ص ۷۳۶)
- ۱۶۷۔ منهن ڦيرڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۷۱۳)
منھ پھيرنا (اردو لغت: جلد ۱۸، ص ۹۱۵)
- ۱۶۸۔ موج ڪرڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۷۲۱)
موجيں کرنا (اردو لغت: جلد ۱۹، ص ۸۹)
- ۱۶۹۔ ناس ٿيڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۷۷۶)
ناس هونا (اردو لغت: جلد ۱۹، ص ۵۸۱)
- ۱۷۰۔ نالو بد ڪرڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۷۸۱)
نام بد کرنا (اردو لغت: جلد ۱۹، ص ۴۶۸)
- ۱۷۱۔ نالو ٻوڙڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۷۸۱)
نام ڏبوڻا (اردو لغت: جلد ۱۹، ص ۶۵۷)
- ۱۷۲۔ نالو خراب ڪرڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۷۸۱)
نام خراب کرنا (اردو لغت: جلد ۱۹، ص ۶۵۶)
- ۱۷۳۔ نالو کيڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۷۸۱)
نام نکالنا (اردو لغت: جلد ۱۹، ص ۶۷۲)
- ۱۷۴۔ نالو ڪرڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۷۸۱)
نام کرنا (اردو لغت: جلد ۱۹، ص ۶۶۵)
- ۱۷۵۔ نالو نڪرڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۷۸۱)
نام نکلنا (اردو لغت: جلد ۱۹، ص ۶۷۲)
- ۱۷۶۔ نشا توڙڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۸۱۳)
نشہ ٽوڻا (اردو لغت: جلد ۲۰، ص ۳۷)
- ۱۷۷۔ نشوئيڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۸۱۳)
نشہ هونا (۴۲)



- ۱۷۸۔ نشوچڑھٹ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۸۱۳)
نشر چڑھنا (اردولغت: جلد ۲۰، ص ۳۸)
- ۱۷۹۔ نشولھٹ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۸۱۳)
نشر اترنا (اردولغت: جلد ۲۰، ص ۳۵)
- ۱۸۰۔ نصيب جاڳڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۸۱۳)
نصيب جاڳنا (اردولغت: جلد ۲۰، ص ۶۳)
- ۱۸۱۔ نصيب ڦٽڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۸۱۳)
نصيب پھوڻا (اردولغت: جلد ۲۰، ص ۶۲)
- ۱۸۲۔ نصيب کلڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۸۱۳)
نصيب کلنا (اردولغت: جلد ۲۰، ص ۶۶)
- ۱۸۳۔ نڪ تائين پيٽ ڀرڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۸۲۱)
ناڪ تڪ پيٽ بھرنا (اردولغت: جلد ۱۹، ص ۶۱۲)
- ۱۸۴۔ نڪ ڪپائڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۸۲۱)
ناڪ کڻا (اردولغت: جلد ۱۹، ص ۶۱۷)
- ۱۸۵۔ نڪ ڪچڙ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۸۲۱)
ناڪ کٽا (اردولغت: جلد ۱۹، ص ۶۱۷)
- ۱۸۶۔ نڪ مٿي ڪرڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۸۲۱)
ناڪ اوڻجي کرنا (اردولغت: جلد ۱۹، ص ۶۱۰)
- ۱۸۷۔ نڪ ۾ دم ڪرڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۸۲۱)
ناڪ ۾ دم کرنا (اردولغت: جلد ۱۹، ص ۶۲۰)
- ۱۸۸۔ نمڪ حرام هئڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۸۳۱)
نمڪ حرام هونا (اردولغت: جلد ۲۰، ص ۴۳۷)
- ۱۸۹۔ نمڪ حلال هئڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۸۳۱)
نمڪ حلال هونا (اردولغت: جلد ۲۰، ص ۴۳۸)
- ۱۹۰۔ ننب حرام ٿيڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۸۳۳)
ننب حرام هونا (اردولغت: جلد ۲۰، ص ۸۰۸)



- ۱۹۱۔ ننهن کان ماس جدا ٹیٹن (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۸۳۸)
ناخن سے گوشت جدا ہونا (اردو لغت: جلد ۲۰، ص ۵۴۴)
- ۱۹۲۔ نیت بدلجڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۲۸۵۸)
نیت بدلنا (اردو لغت: جلد ۲۰، ص ۷۱۰)
- ۱۹۳۔ هٿ تنگ هئڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۳۰۱۵)
هاتھ تنگ ہونا (۴۳)
- ۱۹۴۔ هٿ پير هلائڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۳۰۱۶)
هاتھ پیر چلانا (اردو لغت: جلد ۲۱، ص ۴۹۱)
- ۱۹۵۔ هٿ ڌوئي ڪڍ لڳڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۳۰۱۷)
هاتھ دھو کر پیچھے پڑنا (اردو لغت: جلد ۲۱، ص ۵۰۷)
- ۱۹۶۔ هٿ ڌوئي وهڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۳۰۱۷)
هاتھ دھو بیٹھنا (اردو لغت: جلد ۲۱، ص ۵۰۷)
- ۱۹۷۔ هٿ ڊگها هئڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۳۰۱۸)
هاتھ لمبا ہونا (اردو لغت: جلد ۲۱، ص ۵۳۴)
- ۱۹۸۔ هٿ صاف ڪرڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۳۰۱۹)
هاتھ صاف کرنا (اردو لغت: جلد ۲۱، ص ۵۱۹)
- ۱۹۹۔ هٿ ڦيرڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۳۰۱۹)
هاتھ پھیرنا (اردو لغت: جلد ۲۱، ص ۴۹۲)
- ۲۰۰۔ هٿ مان نڪرڻ (جامع سنڌي لغات، جلد ۵، ص ۳۰۲۰)
هاتھ سے نکلنا (اردو لغت: جلد ۲، ص ۵۱۷)



مشترک محاورے دراصل تہذیب و دانش کے وہ نادر مظاہر ہیں جو انسانی تجربات، جذبات و احساسات اور تخیل کی ہم آہنگی کو نہایت مؤثر انداز میں پیش کرتے ہیں۔ محاورے کسی زبان کے صرف ادبی یا لسانی پیکر نہیں ہوتے بلکہ اس زبان سے وابستہ قوم کی تاریخ، تہذیب، سماجی رویوں، عقائد، رسومات اور طرز زندگی کے بھی آئینہ دار ہوتے ہیں۔ زبانوں کے درمیان محاوراتی اشتراک محض لفظی مماثلت تک محدود نہیں رہتا، بلکہ اس کے پیچھے صدیوں پر پھیلی ہوئی مشترکہ معاشرتی قدریں، تاریخی روابط اور ثقافتی میل جول کی طویل داستانیں پوشیدہ ہوتی ہیں۔ اسی تناظر میں اردو اور سندھی کے محاورات ایک دوسرے سے اس قدر قریب نظر آتے ہیں کہ ان میں لفظی و معنوی یکسانیت بآسانی دیکھی جاسکتی ہے۔ یہ یکسانیت دونوں زبانوں کے بولنے والوں کی اجتماعی زندگی کے باہمی اشتراک اور ہم آہنگی کا مظہر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سماجی لسانیات اور تقابلی لسانیات میں ایسے مشترک محاورات کا مطالعہ نہ صرف علمی اہمیت کا حامل ہے بلکہ تہذیبی و معاشرتی ربط کی نئی جہتوں کو بھی اجاگر کرتا ہے۔ اس مطالعے کا بنیادی مقصد بھی یہی ہے کہ اردو اور سندھی کے اس اشتراک اور اتحاد کو نمایاں کیا جائے اور یہ دکھایا جائے کہ دونوں زبانیں محاورے کے ذریعے کس طرح ایک دوسرے کی فکری اور تہذیبی روح میں جذب ہیں۔

اس مطالعے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اردو اور سندھی زبانوں میں محاورات کا ایک وافر ذخیرہ پایا جاتا ہے جو نہ صرف لفظی بلکہ معنوی سطح پر بھی یکسانیت کا حامل ہے۔ یہ یکسانیت محض لسانی مماثلت نہیں بلکہ دونوں زبانوں کے بولنے والوں کی تہذیبی ہم آہنگی اور تاریخی ربط کی آئینہ دار ہے۔ مشترک محاورات اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ اردو اور سندھی کے درمیان صدیوں پر محیط معاشرتی اور ثقافتی روابط قائم رہے ہیں جنہوں نے دونوں زبانوں کی تشکیل اور ارتقا میں اہم کردار ادا کیا۔ لسانی سطح پر یہ تحقیق یہ نتیجہ سامنے لاتی ہے کہ محاورات کسی زبان کا صرف ادبی اظہار نہیں ہوتے بلکہ وہ اس زبان کے بولنے والوں کے اجتماعی شعور، سماجی رویوں اور طرز زندگی کی عکاسی بھی کرتے ہیں۔ اس مطالعے نے یہ بھی ثابت کیا کہ محاورے زبان کے اس حصے کو تشکیل دیتے ہیں جو عوامی سطح پر سب سے زیادہ زندہ اور متحرک رہتا ہے اور جو زبانوں کے باہمی میل جول کو سب سے بہتر طریقے سے واضح کرتا ہے۔

ان نتائج کی روشنی میں چند سفارشات پیش کی جاسکتی ہیں۔ سب سے پہلے یہ کہ اردو اور سندھی کے علاوہ دیگر علاقائی زبانوں مثلاً پنجابی، بلوچی اور پشتو کے محاورات کا بھی تقابلی مطالعہ کیا جائے تاکہ برصغیر کی لسانی و تہذیبی وحدت کی ایک جامع تصویر سامنے آسکے۔ اسی طرح مشترک محاورات کو تعلیمی نصاب اور لغوی ذخیرے میں شامل کیا جانا چاہیے تاکہ نئی نسل کو زبانوں کے باہمی اشتراک اور ہم آہنگی کا شعور مل سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ جدید لسانی وسائل، خصوصاً کارپس لسانیات کے ذریعے ان محاورات کے استعمال اور ان کی معنوی وسعت کو شماریتی بنیادوں پر اجاگر کرنا وقت کی ضرورت ہے۔ مزید برآں، اس موضوع پر بین الاقوامی سطح پر تحقیقی مکالمہ شروع کیا



جانا چاہیے تاکہ اردو اور سندھی کو عالمی سطح پر تقابلی لسانیات کے ایک کامیاب ماڈل کے طور پر پیش کیا جاسکے۔ آخر میں یہ سفارش بھی نہایت اہم ہے کہ مشترک محاورات کو لسانی کے ساتھ ساتھ ثقافتی ورثہ تصور کرتے ہوئے ان کی لغات سازی، ڈیجیٹل آرکائیونگ اور علمی دستاویز بندی کے منصوبے شروع کیے جائیں تاکہ یہ سرمایہ آنے والی نسلوں تک منتقل ہو سکے۔

حوالہ جات

- ۱۔ ابو القاسم محمود بن عمر الزمخشری، اساس البلاغۃ، طبع اول، دمشق: طبع دارالنفائس، ۲۰۰۹ء، ص: ۱۳۴
- ۲۔ راغب اصفہانی، مفردات القرآن، لاہور: المکتبۃ القاسمیہ، ۱۹۶۳ء، ص: ۲۵۱
- ۳۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد ۱، کراچی: اردو لغت بورڈ، ۲۰۰۰ء، ص: ۵۱۹
- ۴۔ الطاف حسین حالی، مقدمہ شعر و شاعری، نئی دہلی: مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، ۱۹۹۸ء، ص: ۱۷۳-۱۷۴
- ۵۔ نور الحسن نیر کا کوروی، نور اللغات، جلد چہارم، کراچی: جنرل پبلشنگ ہاؤس، ۱۹۵۷ء، ص: ۳۰۸
- ۶۔ نور الحسن نیر کا کوروی، نور اللغات، جلد اول، دہلی: ترقی اردو بیورو، ۱۹۸۹ء، ص: ۶۹۳
- ۷۔ سید قدرت نقوی، محاورات کی حقیقت مشمولہ لسانی مقالات، مرتبہ قدرت نقوی، حصہ اول، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۸ء، ص: ۲۳۱
- ۸۔ شوکت سبزواری، اردو لسانیات، کراچی: مکتبہ تخلیق ادب، ۱۹۶۶ء، ص: ۱۴۰-۱۴۳
- ۹۔ ڈاکٹر یونس اگا سکر، اردو کہاوتیں اور ان کے سماجی و لسانی پہلو، نئی دہلی: ماڈرن پبلشنگ ہاؤس، ۱۹۸۸ء، ص: ۴۵
- ۱۰۔ مسعود حسن خاں، اردو محاورے مشمولہ مضامین مسعود، علی گڑھ: ایجوکیشنل بک ہاؤس، ۱۹۹۷ء، ص: ۲۴۸
- ۱۱۔ قدرت نقوی، محاورات کی حقیقت مشمولہ لسانی مقالات، حصہ اول، محولہ بالا، ص: ۲۳۲
- ۱۲۔ برج موہن دتاتریہ کیفی، کیفی، لاہور: مکتبہ معین الادب، ۱۹۵۰ء، ص: ۱۷۹
- ۱۳۔ ابراہیم محمد ابراہیم، ڈاکٹر، تقریظ، مشمولہ عربی محاورات، مصنف اسید الحق قادری، بدایوں: تاج الفحول اکیڈمی، ۲۰۱۱ء، ص: ۱۰
- ۱۴۔ قدرت نقوی، ڈاکٹر، محاورات کی حقیقت مشمولہ لسانی مقالات، حصہ اول، محولہ بالا، ص: ۲۳۸
- ۱۵۔ ایضاً، ص: ۲۳۷-۲۳۸
- ۱۶۔ محمد حسن عسکری، محاوروں کا مسئلہ، مشمولہ مجموعہ محمد حسن عسکری، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۸ء، ص: ۲۸۸-۲۸۹



- ۱۷۔ نبی بخش خان بلوچ، ڈاکٹر، جامع سنڈی لغات، جلد ۱، طبع ثانی، جام شوروسندھی ادبی بورڈ، ۲۰۰۷ء، ص: ۱۹
- ۱۸۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد ۲، کراچی: ترقی اردو بورڈ، ۱۹۷۹ء، ص: ۳۰
- ۱۹۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد ۱، کراچی: ترقی اردو بورڈ، ۱۹۷۷ء، ص: ۹۸۴
- ۲۰۔ لیکھراج کشن چند مہر چندانی عزیز، سنڈی اصطلاح، حصہ اول، بمبئی: لیکھراج کشن چند عزیز ایجوکیشنل اینڈ لٹریری ٹرسٹ، ۱۹۷۶ء، ص: ۱۰۱
- ۲۱۔ مفصل سنڈی لغت، جلد ۲، حیدرآباد: سندھی لینگویج اتھارٹی، ۲۰۱۶ء، ص: ۵۹۹
- ۲۲۔ نبی بخش خان بلوچ، ڈاکٹر، جامع سنڈی لغات، جلد ۲، طبع ثانی، جام شوروسندھی ادبی بورڈ، ۲۰۰۷ء، ص: ۱۴۰
- ۲۳۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد ۶، کراچی: اردو لغت بورڈ، ۱۹۸۴ء، ص: ۹۷
- ۲۴۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد ۳، طبع ثانی، کراچی: اردو لغت بورڈ، ۲۰۱۸ء، ص: ۵۱۴
- ۲۵۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد ۴، طبع ثانی، کراچی: اردو لغت بورڈ، ۲۰۱۸ء، ص: ۲۱۱
- ۲۶۔ نبی بخش خان بلوچ، ڈاکٹر، جامع سنڈی لغات، جلد ۳، جام شوروسندھی ادبی بورڈ، ۱۹۸۴ء، ص: ۱۰۵۰
- ۲۷۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد ۷، کراچی: اردو لغت بورڈ، ۱۹۸۶ء، ص: ۸۱۹
- ۲۸۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد ۸، کراچی: اردو لغت بورڈ، ۱۹۸۷ء، ص: ۹۶۴
- ۲۹۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد ۹، کراچی: اردو لغت بورڈ، ۱۹۸۸ء، ص: ۳۱۳
- ۳۰۔ مفصل سنڈی لغت، جلد ۶، حیدرآباد: سندھی لینگویج اتھارٹی، ۲۰۲۱ء، ص: ۲۱۶۱
- ۳۱۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد ۱۰، کراچی: اردو لغت بورڈ، ۱۹۹۰ء، ص: ۱۹۷
- ۳۲۔ نبی بخش خان بلوچ، ڈاکٹر، جامع سنڈی لغات، جلد ۴، جام شوروسندھی ادبی بورڈ، ۲۰۰۷ء، ص: ۲۸
- ۳۳۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد ۱۱، کراچی: اردو لغت بورڈ، ۱۹۹۰ء، ص: ۴۰۷
- ۳۴۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد ۱۲، کراچی: اردو لغت بورڈ، ۱۹۹۱ء، ص: ۲۴۰
- ۳۵۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد ۱۳، کراچی: اردو لغت بورڈ، ۱۹۹۱ء، ص: ۱۰
- ۳۶۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد ۱۴، کراچی: اردو لغت بورڈ، ۱۹۹۲ء، ص: ۲۵۱
- ۳۷۔ نبی بخش خان بلوچ، ڈاکٹر، جامع سنڈی لغات، جلد ۵، طبع اول، جام شوروسندھی ادبی بورڈ، ۱۹۸۸ء، ص: ۲۲۳۴



Research Journal

Noor e Tahqeeq

ISSN (P) 2519-6618, ISSN (E) 2521-0157

Lahore Garrison University, Lahore

- ۳۸۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد ۱۵، کراچی: اردو لغت بورڈ، ۱۹۹۳ء، ص: ۶۸۰
- ۳۹۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد ۱۶، کراچی: اردو لغت بورڈ، ۱۹۹۴ء، ص: ۴۴۷
- ۴۰۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد ۱۹، کراچی: اردو لغت بورڈ، ۲۰۰۳ء، ص: ۳۲۹
- ۴۱۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد ۱۸، کراچی: اردو لغت بورڈ، ۲۰۰۲ء، ص: ۱۴۱
- ۴۲۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد ۲۰، کراچی: اردو لغت بورڈ، ۲۰۰۵ء، ص: ۴۱
- ۴۳۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد ۲۱، کراچی: اردو لغت بورڈ، ۲۰۰۷ء، ص: ۴۹۴